محمد حسین آزاد

(1829–1910)

محمد حسین آزاد اردو کے اہم ادیب اور شاعر تھے۔ وہ مشہور شاعر استاد ذوق کے شاگرد اور دہلی اردو اخبار کے مدیر مولوی محمد باقر کے بیٹے تھے۔ ان کی ابتدائی تعلیم گھر پر ہوئی۔ ابتدا میں انھوں نے ملازمت کے سلسلے میں مختلف شہروں کا سفر کیا۔ آخر میں وہ لاہور میں محکمۂ تعلیم میں ملازم ہو گئے۔

لاہور میں انھوں نے انجمن پنجاب کی زیرِ نگرانی ایک نئے انداز کے مشاعرے کی بنیاد ڈالی، جس میں شاعروں کو عنوانات دیے جاتے تھے اور انھیں عنوانات پر شعرا نظمیں سناتے تھے۔ یہیں سے اردو میں جدید نظم نگاری یا جدید شاعری کا آغاز ہوا۔

محمد حسین آزاد نے مختلف موضوعات پر کتابیں لکھیں۔ 'آبِ حیات'، 'دربارِ اکبری'، 'نیرنگِ خیال'، 'سخن دانِ فارس' وغیرہ ان کی مشہور کتابیں ہیں۔ وہ ایک صاحبِ طرز ادیب اور انشا پرداز تھے۔ انھوں نے بچّوں کی تعلیم و تربیت کے متعلق اردو میں بہت سی ریڈرس بھی لکھیں۔

انھوں نے شاعری میں نئے موضوعات شامل کرنے پر زور دیا اور ''نیچرل شاعری'' کے ایک نئے تصور کو فروغ دینے کی کوشش کی۔ شاعری کو سماجی، اصلاحی اور معاشرتی تعمیر کے ایک وسیلے کے طور پر اختیار کرنے کی باضابطہ روایت بھی آزاد اور حالی سے شروع ہوتی ہے۔

© NCERT not to be republished

5188CH15

اولوالعزمی

ہے سامنے کھلا ہوا میداں چلے چلو   باغِ مراد ہے ثمر افشاں چلے چلو
دریا ہو بیچ میں کہ بیاباں چلے چلو   ہمت یہ کہہ رہی ہے کھڑی ہاں چلے چلو
چلنا ہی مصلحت ہے مری جاں چلے چلو

ہمت کے شہ سوار جو گھوڑے اُٹھائیں گے   دشمن فلک بھی ہوں گے تو سر کو جُھکائیں گے
طوفان بلبلوں کی طرح بیٹھ جائیں گے   نیکی کے زور اٹھ کے بدی کو دبائیں گے
بیٹھو نہ تم مگر کسی عنواں چلے چلو

آئینہ دل کا گردِ سفر سے اُجال دو   پوچھے کوئی ارادہ کدھر ہے تو ٹال دو
شیطاں جو شبہ ڈالے تو دل سے نکال دو   ہو خوف کا خیال تو بزدل پہ ٹال دو
اور آپ بن کے شیرِ نیستاں چلے چلو

رکھو رفاہِ قوم پہ اپنا مدار تم   اور ہو کبھی صلے کے نہ امیدوار تم
عزت خدا جو دیوے تو پھر کیوں ہو خوار تم   دورُخ کو آبِ فخر سے رنگِ بہار تم
گلشن میں ہوکے بادِ بہاراں چلے چلو

(محمد حسین آزادؔ)

© NCERT not to be republished

مشق

سوالات

1۔ 'ہے سامنے کُھلا ہوا میداں چلے چلو' سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

2۔ دوسرے بند میں شاعر نے کیا بات کہی ہے؟

3۔ تیسرے بند میں شاعر نے کیا مشورہ دیا ہے؟

4۔ نظم 'اولوالعزمی' کو پڑھ کر کیا تاثر پیدا ہوتا ہے؟

© NCERT not to be republished